

اس نے پھول بھیجے ہیں

اس نے پھول بھیجے ہیں
 پھر مری عیادت کو
 ایک ایک پتی میں
 ان لبوں کی نرمی ہے
 خوشگوار حدت ہے
 ان لطیف سانسوں کی
 دلنواز خوشبو ہے
 دل میں پھول کھلتے ہیں
 روح میں چراغاں ہے
 پھر بھی دل یہ کہتا ہے
 بات کچھ بنالیتا
 وقت کے خزانے سے
 ایک پل چرا لیتا
 وہ خود آجاتا !

کیسے چھوڑیں اسے تنہائی پر
حرف آتا ہے مسیحا پر

اس کی شہرت بھی تو پھیلی ہر سو
پیار آنے لگا رسوائی پر

ٹھہرتی ہی نہیں آنکھیں، جاناں!
تیری تصویر کی زبان پر

رشتہ آیا ہے بہت حسن کو بھی
قامت عشق کی رعنائی پر

سطح کے دیکھ کے اندازے لگیں
آنکھ جاتی نہیں گہرائی پر

خود کو خوشبو کے حوالے کر دیں
پھول کی طرز پذیرائی پر